جناب انصار عباسی*

عمران خان دشمنی میں جھوٹ تو مت بیچو

دارالعلوم حقانیہ کو خیبر پختونخواہ حکومت کی طرف سے آئندہ بجٹ میں تیس کروڑ روپے امداد دینے کا معاملہ اب پاکستان میں موجود سیکولر اور دیسی لبرلز کے ایک طبقے کے ساتھ ساتھ مغربی میڈیا کے پروپیگنڈہ کی زد میں آچکا ہے۔ اس پر نہ مغرب سے کوئی شکایت نہ دیسی لبرلز سے کوئی گلہ کیوں کہ اس کے سوا ان سے کوئی اور توقع ہی نہیں کی جا سکتی۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ عمران خان اور تحریک انصاف سے محض سیاسی مخالفت کی بنیاد پر نواز شریف حکومت کے کچھ وزرا نے اس معاملے پر آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کیا اور یہاں تک کہہ دیا کہ بلاول کی ماں بے نظیر بھٹو کے قاتلوں کو پناہ دینے والوں کو عمران خان نے تیس کروڑ روپے کی امداد دے دی۔ سیاسی مخالفت میں حکومتی وزرا دیسی لبرلز اور مغربی میڈیا کے بغض سے بھی آگے نکل گئے اور یہ بھی کہنا شروع کر دیا کہ طالبان کو پیدا کرنے والوں کی عمران خان فنڈنگ کر رہا ہے۔ یعنی کوشش یہ ہے کہ اس اقدام پر عمران خان کو بدنام کرنے کیلئے دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں بھی اس غلط تاثر کو پوری دنیا کے سامنے پیش کیا جائے جس سے متاثر ہو کر کل امریکہ اکوڑہ خٹک کو بھی ڈرون کا نشانہ بنائے تو سب کہیں ہاں ٹھیک ہی ہوا۔ اگر دارالعلوم حقانیہ واقعی دہشت گردوں کو پیدا کر رہا ہے، اگر اس ادارے کا بے نظیر بھٹو کے قتل سے تعلق ہے تو کوئی حکومتی وزرا سے پوچھے کہ پھر کارروائی کیوں نہیں کرتے۔ اگر جو سیاسی مخالفت میں کہا جا رہا ہے سچ ہے تو قاتلوں کو کیوں نہیں پکڑتے، دہشت گردوں سے رعایت کیوں کر رہے ہو۔ بے نظیر کا قتل تو 2007 میں ہوا اس عرصے میں پی پی پی اور ن لیگ دونوں نے ایک ایک کرکے حکومت کی لیکن ذمہ داری عمران خان پر کیوں ڈالی جا رہی ہے؟ حقیقت سب جانتے ہیں کہ سیاست اور نظریات کی جنگ میں جھوٹے الزامات لگائے جا رہے ہیں، ایک ایسے مدرسے جس کی

---

* معروف کالم نگار روزنامہ جنگ

ایک تاریخ ہے۔جس نے بڑے بڑے علماء پیدا کیے اُسے صرف اس لیے نشانہ بنایا جا رہا ہے تا کہ اپنے سیاسی حریف کو زیر کیا جا سکے۔ بے نظیر قتل کیس میں یہ بات میڈیا میں سامنے ضرور آئی کہ کسی ایک قاتل نے دارالعلوم حقانیہ کے ہاسٹل میں قتل سے پہلے ایک رات یا کچھ دن گزارے۔ اگر ایسا ہوا تو کیا اس سے مدرسہ اور اس کی انتظامیہ کو بے نظیر کے قتل کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے؟ کیا حکومتی اداروں نے پوری تفتیش نہ کی ہوگی۔ اگر تفتیش میں کوئی الزام مدرسہ پر ثابت نہ ہوا تو پھر یہ سب جھوٹ اب کیوں بولا جا رہا ہے؟ اگر کسی مجرم، کسی دہشت گرد کا کسی مدرسے سے کبھی تعلق رہا ہو تو اُس کے جرم کی سزا اُس مدرسہ کو کیسے دی جا سکتی ہے۔ جھوٹ کو بیچنے والے حکومتی وزرا اور دیسی لبرلز اس کو اگر جرم مانتے ہیں تو پھر صفورا سانحہ میں شامل ایک دہشت گرد کا تعلق کراچی کی یونیورسٹی سے رہا تو کیا اُس یونیورسٹی کو ہی صفورا سانحہ کا ذمہ دار ٹھہرانا جائز ہوگا؟ لاہور میں سری لنکا کی کرکٹ ٹیم پر حملہ میں شامل ایک دہشت گرد لاہور یونیورسٹی کے ہوسٹل میں کسی کے ساتھ کچھ عرصہ رہا، اس پر کیا لاہور یونیورسٹی کو ہی بند کر دینا جائز ہوگا اور کیا ایسا کیا گیا۔ دوسرا الزام جو دارالعلوم حقانیہ پر لگایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس ادارہ سے افغان طالبان کے اہم ترین رہنما پیدا ہوئے جو ایک حقیقت ہے لیکن کیا یہ بھی حقیقت نہیں کہ دارالعلوم حقانیہ نے بے نظیر بھٹو کے دوسرے دور میں طالبان کے متعلق اُس پالیسی کے مطابق کام کیا جو ریاست پاکستان کی پالیسی تھی۔ طالبان کو دارالعلوم حقانیہ نہیں بلکہ ریاست پاکستان نے پیدا کیا۔ کیا اُس دور میں طالبان کو بے نظیر بھٹو کو حکومت اور اُن کے وزیر داخلہ جنرل نصیر اللہ بابر اپنے بیٹے اور اپنے لوگ نہیں کہا کرتے تھے؟؟ کیا بے نظیر بھٹو دور کی طالبان پالیسی کو فوج، ریاست کی ایجنسیوں اور ن لیگ نے مکمل طور پر سپورٹ نہیں کیا؟ جب یہ سب کچھ سچ ہے تو پھر اب ساری ذمہ داری مولانا سمیع الحق اور اُن کے مدرسے پر ڈالنا بد دیانتی کے علاوہ کچھ نہیں۔ افغان طالبان کے بارے میں اس مدرسے کی پالیسی آج بھی وہی ہے جو ریاست پاکستان کی پالیسی ہے۔ ویسے ملا عمر ہمارے دیسی لبرلز اور کچھ وزرا کے لیے تو دہشت گرد ہوں گے لیکن یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے ملک میں قابض غیر ملکی فوج کے خلاف جہاد کیا۔ شرم تو اُن کو آنی چاہیے جنھوں نے مشرک قابض فوج کے ساتھ مل کر اپنے ہی ملک کو تباہ و برباد اور لاکھوں معصوم مسلمانوں کا قتل کروایا۔ چھ سات سال پہلے پاکستان کے دورے پر آئی ہوئی امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی ایک اہم اہلکار نے مجھ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اُس خاتون اہلکار کے ساتھ اس ملاقات میں امریکی ایمبیسی کے دو افسران بھی

موجود تھے جو میٹنگ کے نوٹس لے رہے تھے۔ اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں ہونے والی اس ملاقات میں میں نے امریکی وزارت خارجہ کی اُس خاتون سے افغانستان کے حوالے سے سوال کیا کہ اگر امریکہ کا کوئی دشمن ملک اُس پر حملہ کر دے تو حملہ آور فوج کے خلاف لڑنے والے امریکیوں کو کیا وہ دہشت گرد اور دشمن فوج کے ساتھ مل جانے والے امریکیوں کو حب الوطن گردانیں گی؟ اس پر اُس کا خاتون کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ وہ خاتون اہلکار میری باتوں کا میٹنگ کے دوران تو کوئی جواب نہ دے سکی لیکن بغیر میری اجازت کے اُس نے اس background meeting کا احوال امریکہ کا معروف اخبار نیو یارک ٹائمز کو کچھ توڑ موڑ کر شیئر کیا۔ اخبار نے ۹ راگست 2009 کو US Officials gets the taste of Pakistanis anger کے عنوان سے ایک خبر شائع کی۔ افغان طالبان اگر کسی دہشت گردی کے واقعہ میں ملوث ہیں تو اُن کی حمایت اس لیے جائز نہیں کہ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی معصوم کی جان لی جائے لیکن پاکستانی دیسی لبرلز سے میرا ایک سوال ہے کہ اگر خدانخواستہ کل کوئی بیرونی دشمن پاکستان پر حملہ کرنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے تو وہ حملہ آور کے ساتھ دینے والوں کے ساتھ ہوں گے یا اُن کے خلاف لڑنے والوں کے ساتھ جہاں تک دارالعلوم حقانیہ کا تعلق ہے اگر اس مدرسے نے یا اس کی انتظامیہ نے پاکستان کے اندر تحریک طالبان پاکستان سمیت کسی دہشت گرد یا دہشت گردی کے واقعہ کی حمایت کی ہے تو اُس پر بھی اس ادارے کے خلاف کارروائی کریں لیکن برائے مہربانی جھوٹ نہ بولیں اور نہ ہی اسلام کا نام لینے والوں کو دیوار سے لگانے کی کوشش کریں۔ مدرسوں میں اگر کوئی دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے یا فرقہ بندی پھیلانے کا کام کر رہا ہے تو یہ حکومت کا فرض ہے کہ ان کے خلاف کاروائی کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومت ذرا کچھ ایسے خطرناک معاملات کی طرف بھی توجہ دے جس کا نشانہ ہمارے اسکولوں کالجوں میں پڑھنے والے بچے بن رہے ہیں۔ آج ہی مجھے کسی نے ایک ویڈیو کے بارے میں بتایا جس میں ایک استاد کلاس روم میں بچوں کے ساتھ انتہائی اسلام مخالف باتیں کر رہا ہے جو قانونی طور پر قابل گرفت ہیں۔ ن لیگی وزرا ذرا ان معاملات پر توجہ دیں کہ اُن کے ناک کے بالکل نیچے یہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ، ۲۷ جون ۲۰۱۶ء)